در مدح امام حسنؑ

سید نقی عباس (کیفی گوپالپوری)

خوشبوے ہل اتی سے جہاں مشکبار ہے
گلزار فاطمہ میں نزول بہار ہے

فرط طرب سے آنکھیں ہوئی جا رہی ہیں نم
بیتاب دھڑکنوں پہ کسے اختیار ہے

آغوش فاطمہ میں ہے ماہ تمام عشق
کس کو ہلال عید کا اب انتظار ہے

صورت رسول جیسی، وجاہت علی سی ہے
آنکھوں پہ فاطمہ کی جھلک آشکار ہے

ناقہ بنا ہوا ہے نبی جس کے واسطے
ایسا سوار منتخب روزگار ہے

طاہر ہے، متقی ہے، سخی ہے، کریم ہے
اوصاف کبریا کا وہ آیینہ دار ہے

لوٹا نہ اُس کے در سے کبھی صاحب مراد
ایسا کریم، ایسا سخاوت شعار ہے

صلح حسن کو دیکھ کے انصاف کیجیے
کیا صرف تیغ فاتح ہر کارزار ہے

صفین میں، جمل میں جو تلوار سے بچا
ہنگام صلح، ضرب قلم کا شکار ہے

جس کو قلم نے خوار کیا، تا ابد وہ خوار
اور جس کو سربلند کیا، باوقار ہے

ہر معرکے میں تیغ علی لافتا ہے گر
ہر معرکے میں صلح حسن ذوالفقار ہے

صلح حسن ہے صلح جہانی کی آبرو
صلح حسن سے صلح جہاں پایدار ہے

گفتار میں رسول ہو، کردار میں علی
کیا بحر و بر میں ایسا کوئی شہریار ہے

یہ فیض جاریہ ہے در اہل بیت کا تنظیم کائنات اگر برقرار ہے
ان کی ولا ہے اجر رسالت بقول حق ان کی ولا پہ حشر کا دار و مدار ہے
ہے روز و شب دعا کہ زیارت نصیب ہو عمر چہار روز کا کیا اعتبار ہے